

علم نبوت کی حفاظت اور دینی مدارس

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
 نائب صدر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ متحدہ ہندوستان ایک اسلامی مملکت تھی، لیکن جب استعماری قوتوں نے اپنے مکرو
 بیب اور دھوکا دہی سے اس پر قبضہ جمایا اور اسلامی ریاست کو تاراج کر دیا تو اس کے نظام تعلیم کو بھی تبدیل کر دیا، ہزاروں
 اکابر علماء و صلحاء کو قتل کر دیا، جس کے نتیجے میں سخت مزاحمت کے بعد علماء و مسلمانان ہند نے بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ
 لینے، مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ اور مستقبل میں اسلام کی بقاء کی سوچ و فکر کی غرض سے بیٹھ کر سوچنا شروع کیا،
 بالآخر علماء کرام جیہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں جمع ہوئے، سب کی اجتماعی سوچ یہ
 تھی کہ اب علوم وحی اور امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کس طرح کی جائے؟

اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دکھایا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اب ہندوستان میں اسلامی مدارس و مکاتب کا جال
 بچھایا جائے اور مسلمانوں کی نئی نسل کے دین و ایمان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ان کی فکری تربیت کی جائے۔ چنانچہ طے
 پایا کہ ایک اسلامی مدرسہ کی بنیاد رکھی جائے جو مسلمانوں کو شرعی علوم کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، فقہ اور علوم عربیہ سکھائے
 اور امت مسلمہ کو باعمل اور دین کے ہر شعبہ کے تخصصین فراہم کرے۔

چنانچہ اس مدرسہ کی ابتدا ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۸ء میں ایک شاگرد جس کا نام محمود تھا اور ایک ہی استاذ جن کا نام بھی
 محمود تھا، سے ایک مسجد کے گھن اور انار کے درخت کے سائے میں ہوئی، وہاں نہ کلاسوں کا تصور تھا اور نہ ہی طلبہ کے لئے
 کسی کمرے کا اور یہ سب کچھ دیوبند نامی شہر میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اس پودے میں برکت ڈالی تو وہ نہایت تندر درخت بن گیا جس کی جڑیں زمین میں مضبوط اور شاخیں
 آسمان کو چھو رہی ہیں اور جو اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہے ہیں۔

اس طرح یہ مدرسہ بعد میں ایک عالمی اسلامی یونیورسٹی بنا اور ہندوستان کا از ہر قرار عالم جہاں ہندوستان سے علم کے

پیسے جوق در جوق اس کی طرف لپکے، وہاں دیگر ممالک سے بھی طلبہ کے فوڈ آنے لگے، جس کے نتیجے میں امت مسلمہ کو اس کے فوائد و ثمرات ملنے لگے اور اس جامعہ نے ہزاروں کی تعداد میں علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء، مفتی، قاضی، خطباء، مبلغین اور مولفین پیدا کئے جنہوں نے ہر علم و فن اور عربی اردو فارسی اور دوسری مقامی زبانوں میں خدمات سر انجام دیں اور تالیف و تصنیف فرمائی، انہی میں سے صرف ایک عالم کی چھوٹی بڑی تصانیف جو کئی جلدوں پر مشتمل ہیں، کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جو اپنی ذات میں خود ایک امت تھے اور جنہوں نے اکیلے وہ کام کر دکھایا جو ایک پوری جماعت اور اکیڈمی نہیں کر سکتی۔

پھر یہ علماء برصغیر میں ہر طرف پھیل گئے تاکہ ان علوم کو جہاں مسلم معاشرے میں پھیلا سکیں، وہیں شرک و بدعات اور گمراہ فرقوں کا مقابلہ کریں، چنانچہ ان علمائے کرام کے عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ نے انہیں سرخرو کیا اور باطل کو شکست دی، دوسری طرف انہی علمائے کرام نے دیوبند کی طرز پر مدارس و جامعات کی بنیاد رکھی جن کا نظم و نسق اگر علماء نے سنبھالا تو ان کے اخراجات اہل خیر حضرات نے اپنے ذمہ لے لئے، چنانچہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور دیگر ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں یہ ادارے دیوبند کی شاخیں تصور کی جاتی ہیں، جن میں ہر طبقہ اور ہر قوم کے لاکھوں طلبہ آتے اور دین میں فقہت و صحیح سمجھ حاصل کرتے رہے اور اپنے اپنے ممالک و قبائل کی طرف مرشد و منذر اور ہادی اور رہنما بن کر لوٹتے رہے۔

معزز قارئین! ان مدارس و جامعات کا نصاب بطور خاص مندرجہ ذیل علوم پر مشتمل ہے:

عربی گرامر سے متعلقہ علوم، علوم قرآن، علوم حدیث، علم فقہ وغیرہ اور اس کی مدت تعلیم ۱۲ ماہ کے بعد آٹھ ماہ ہے، مجموعی اعتبار سے اس تعلیم کا دورانیہ سولہ سال پر مشتمل ہے، اس نظام و نصاب اور ان مدارس کی نگرانی علمائے کرام کی ایک تنظیم کرتی ہے جو ”وفاق المدارس العربیہ“ کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے اور جس کی زیر نگرانی کام کرنے والے مدارس و جامعات کی تعداد 10 ہزار سے زائد ہے جن کے ماتحت 8 لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جن کے ہر تعلیمی مرحلے کا امتحان بورڈ (وفاق) لیتا ہے اور انہیں سندت جاری کرتا ہے اور اس کا آخری سال ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے جو کہ حکومت سے باقاعدہ منظور شدہ ہے۔

مسلمان بھائیو! میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کی توجہ ان سازشوں کی طرف مبذول کراؤں جو اعدائے اسلام اور ان کے آلہ کار دینی اداروں کے خلاف کرتے ہیں، خاص کر پاکستان کے مدارس و جامعات اسلامیہ کی مخالفت میں معاندین اور ان کے آلہ کاروں کی سازشوں سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

مدارس مخالف لابی نہ صرف دینی مدارس کی مخالف ہے، بلکہ دراصل یہ عناصر اسلام اور انسانیت کے دشمن ہیں، ان کی

سازشوں کا ہدف مدارس کا خاتمہ اور علمائے کرام کا قتل عام ہے، اگر وہ دینی مدارس کو ختم کرنے میں ناکام ہوں تو ان مدارس کے نصاب کو مسخ کرنا اور ان سے متعلقہ حضرات کو ظلم و زیادتی کا نشانہ بنانا، انہیں دہشت گرد اور متعصب قرار دینا ان اعدائے اسلام اور ان کے آلہ کاروں کے مقاصد میں شامل ہے۔

دراصل یہ مدارس ان کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھکتے ہیں، ان مدارس کا جرم صرف یہ ہے کہ تحریف و تبدیل کے بغیر اس امت مسلمہ تک پہنچاتے ہیں، وہ مسلمانوں کو ایک رب سے جوڑتے ہیں، انہیں حلال و حرام کی تمیز سکھاتے ہیں، معاملات کے طریقے بتلاتے ہیں، اخلاق و آداب بتلاتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کے گھر آباد اور اس کے شعائر کی تعظیم برقرار رہتی ہے، وہ اچھائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

ایک عرصہ قبل کچھ بڑے سرکاری لوگوں کا ایک وفد رئیس و فاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے پاس آیا، انہوں نے نصاب کی تبدیلی کے متعلق کافی بحث و مباحثہ کیا اور انہوں نے حضرت مولانا کو بہلانے پھسلانے کی کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے کہ آپ نے ان کی ہر بات کا مدلل رد کیا اور وہ ناکام لوٹے۔

دینی مدارس کے نصاب میں عصری و فنی علوم کے مضامین کو شامل کرنے کا مشورہ دینے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی میڈیکل کالج کے پرنسپل سے یہ مطالبہ کرے کہ آپ اپنے نصاب میں انجینئرنگ اور قانون سے متعلق مضامین بھی شامل کریں، ظاہر ہے کہ اس کا جواب یہی ہوگا کہ ہم نے یہ کالج اس لئے نہیں بنایا کہ ہم انجینئرنگ اور وکلاء پیدا کریں، بلکہ ہم نے یہ کالج امراض کے ماہر ڈاکٹر پیدا کرنے کے لئے کھولا ہے جو لوگوں کا علاج کر سکیں۔

معزز حضرات! علم حاصل کرنا ہر قوم اور ہر شعبے کے ہر فرد کا بنیادی حق ہے جو اقوام متحدہ کے چارٹر میں شامل ہے اور ہر ملک کا دستور ہے اور وہ ہر طالب علم کو یہ حق بھی دیتے ہیں کہ وہ تعلیمی شعبوں میں سے جو شعبہ اختیار کرنا چاہئے، کر سکتا ہے اور جس کی طرف اس کا میلان ہو وہ اس کو اپنا سکتا ہے، لہذا کوئی اپنے لئے میڈیکل اختیار کرتا ہے تو کوئی قانون، سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے طلباء کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنے لئے شریعت کو منتخب کریں، علوم وحی کو اختیار کریں، دین میں نقاہت حاصل کریں؟ آپ انہیں اس بنیادی حق سے کیوں محروم کرنا چاہتے ہیں؟ جسے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر فرض کفار یہ قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين﴾ (سورۃ توبہ)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرات علمائے کرام اور اہل دین کو متعصب اور تنگ نظر قرار دیا جاتا ہے تو یہ ان پر بہتان عظیم ہے، میں ایک چھوٹی سی مثال سے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لائیں اور ان سے محبت کریں، یہ ہمارا ایمان کا جزو ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله﴾ (البقرہ)

اسی محبت کا جیتا جاگتا ثبوت یہ ہے کہ آپ کوئی مسلم گھرانہ ایسا نہیں دیکھیں گے جو سابقہ انبیاء کرام اور حضرات مریم وغیرہا کے ناموں سے خالی ہو، اس کے برعکس یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ایسا کوئی گھرانہ نظر نہیں آئے گا، جو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام یا اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہم کے ناموں پر اپنے نام رکھتا ہو، تو بتائیے کہ شدت پسند کون ہے؟ وہ جو تمام انبیاء و رسولوں پر ایمان لائے اور ان سے محبت رکھتے ہیں؟ یا وہ جو ایک نبی کو مائیں اور باقیوں کا انکار کریں؟ اور ان کی توہین کریں؟ کیا کبھی آپ نے یہود و نصاریٰ کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کا نام محمد، ابوبکر، عثمان، علی رکھیں اور اپنی لڑکیوں کا نام عائشہ اور فاطمہ رکھیں؟ جب کہ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ساری انسانیت اللہ کی عیال ہے اور ان میں اللہ کو محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے لئے سب سے اچھا اور خیر خواہ ہو۔

مدارس کی مخالفت میں کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں صرف غریب غرباء پڑھتے ہیں، جنہیں کھانا پینا میسر نہیں، بلاشبہ یہ الزام کم علمی، جہالت اور مدارس دشمنی کی علامت ہے، ورنہ مدارس میں معاشرے کے ہر طبقے کی نمائندگی موجود ہے، جن میں امراء و وزراء، سیاست دان، بیوروکریٹ، صنعت کار اور متوسط وغریب طبقے کے بچے بھی زیر تعلیم ہیں اور یہ سب کے سب علم دین کی محبت میں آتے ہیں نہ کہ روٹی کے پیچھے اور یہی انبیاء کے متبعین ہوتے ہیں۔

آخر میں خیر خواہی کے جذبے کے تحت میں مسلمان حکام کو یہ بتانا چاہتا ہوں، اس لئے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے..... کہ اس دین کی مسؤلیت ہم سب پر ہے، خاص طور پر آپ حضرات پر اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری ہے، لہذا اپنے آپ کو اس دین کا خادم اور وفادار بنائیں، آپ کے معاملات آپ کے ہاتھوں میں ہونے چاہئیں اور آپ دوسروں کے آلہ کار نہ بنیں، یہ جو کہتے پھرتے ہیں کہ اگر لوگوں نے اچھا کیا تو ہم بھی اچھا کریں گے اور اگر انہوں نے برا کیا تو ہم بھی برا کریں گے، ایسا نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو اس موقف پر مضبوط کرو کہ لوگوں نے اچھا کیا تو ہم بھی اچھا کریں گے، اسی طرح میں اسلام دشمنوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گا، خصوصاً ان سے جو اس کے پیروکاروں سے عناد رکھتے ہیں کہ اگر تم اس کے پیروکاروں کو کمزور سمجھتے ہو تو جان لو کہ اس دین کا ایک رب ہے جو اس کی حفاظت کرنا جانتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ:

﴿إنا نحن نزلنا الذکر و انالہ لحافظون﴾

اور حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت باہل علمائے کرام کے ذریعہ فرمائی ہے اور دشمنوں کی سازشوں کے باوجود یہ مدارس و جامعات اپنا فریضہ انجام دیتے آئے ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔